قسط (۱۴) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۵ء

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے ۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزّہ و اقارب' اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے ۔آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے ۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے ۔جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ' تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا ۔ضروری سمجھا گیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیران ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں ۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے ۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں.................. (مرتب)

کم عمری میں اکابرین کی علمی پروازیں اور اپنی درماندگی:

۱۸ راکتوبر: طبیعت میں ہیجانی کیفیت ہے اپنی زندگی پر غور کررہا ہوں تو غبار راہ کے دھندلے سے آثار کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا ۔عنفوان شباب وطفولیت کی فرحتیں گذر گئیں تو گزر گئیں لیکن ابھی تک ارزل بے مایہ و ناکارہ محو خواب غفلت ہے ۔علامہ گیلانی کے خیال میں ۲۰ سال کی عمر میں لعب ولہو کے ادوار گزر جاتے ہیں اس کور بخت کی عمر کے لعب ولہو کے ادوار بھی تو منتہی ہونے کو ہیں ۔افسوس عمر رفتہ تو تنکے جمع کرنے کا تھا' آشیانہ ہی جب تعمیر نہ ہوسکے تو سردی وگرمی کی تپش سے حفاظت کیسے ہونے لگے' عمر رفتہ کے زرین اوقات تو لاابالی اور بے ہودگی کے نذر ہوگئے اور آگے بھی نشان راہ گم اور منزل مقصود مفقود ہے' اس زندگی کی حقیقت تو دو چار دنوں سے زیادہ نہیں

ومتیٰ یصاعدنا الوصال ودھرنا یومان یوم نویً ویوم صدود

---

* استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا آزاد دہلوی مدظلہ نے ۱۶ سال کی عمر میں عیش وعشرت کے عشرت خانوں کو توڑ ڈالا اور کمالات علمی و عملی میں بام عروج تک پہنچنے کے ساتھ میر زاہد وغیرہ جیسی کتابیں پڑھائیں۔

مولانا گیلانی نے ۱۹ ربرس میں تکمیل نصاب کیا۔ اور کیسے کیسے حالات میں اس کے لئے ان کے مذہبی دینی ادبی علمی کارناموں کو ملاحظہ کیجئے۔ دور کی بات نہیں ابھی ابھی حضرت اقدس شیخ مدنی کی سوانح حیات خودنوشت عبرت کے لئے اور دل محزون کے مداوا کے خاطر پڑھ رہا تھا۔

لگ بھگ ۲۰ سال کی عمر میں دارالعلوم دیوبند سے سند تکمیل حاصل کی۔ اور حضرت شیخ الہند قدس سرہ سے پڑھانے کا سندِ امتیاز حاصل کیا۔ انہوں (شیخ الہند) نے ان (مدنیؒ) کو نصیحت کی کہ جاؤ اور پڑھاؤ خوب پڑھاؤ ایک سال بعد وہ خانقاہ رشیدیہ کی شمع بن گئے اور ایسی شمع جس پر ہزاروں جانثار جان دیں ۱۹۱۷ء کے آغاز میں وہ نبی اقدس ﷺ کے جوار میں اور گنبد خضراء کے سایہ میں تعلیم وتدریس دینے لگے۔ اس وقت عمر کا اکیسواں سال تھا۔ ۲ سال بعد ان کو علماء عرب وشیوخ مدینہ قابل رشک وحسد سمجھنے لگے۔ آج کہاں ہے وہ زمانہ کہاں ہیں وہ لوگ۔

کاش یہ کور بخت' ارزل' ننگ خلائق اپنے اسلاف وشیوخ کے ان عبرت انگیز قصص سے عبرت لے لیکن ہائے تقدیر کہ دل پر مہر ہے اور کان بہرے' زبان گونگی' جب دل نہ جاگے تو جانور اور انسان میں کیا فرق؟ اولئک کالانعام بل هم اضل ہائے بدنصیبی جب انسان لهم قلوب لا یفقهون بها ولهم اذان لا یسمعون بها ولهم اعین لایبصرون کا مصداق بن جائے تو اولئک کالانعام بل هم اضل کا مصداق کیوں نہ ہو' اے خدا تو علیم وخبیر تو رحیم ھادی و مرشد ہے۔ ہمیں اسفل سافلین سے اٹھا کر انسانی شرف ومجد کے مقامات سے نوازدے۔

دارالعلوم حقانیہ کے احوال وکوائف

مولانا سید احمد شالفین صاحب حق کی وفات اور خواب میں بشارت:

۱۱ ذی الحجہ ۷۴ م ۱۹۵۵ء دارالعلوم کے ایک نہایت مخلص فقیر منش ولی اللہ مدرس مولانا سید احمد عرف شالفین صاحب حق رمی جمرہ عقبہ کرتے ہوئے منیٰ میں انتقال کرگئے۔ علوم عقلیہ میں رسوخ تھا اور معقولات ہی پڑھاتے تھے' وطن سوات اور پھر اماز وگڑھی مردان میں پڑھاتے رہے۔ ۱۶ رشوال ۱۳۶۹ھ میں دارالعلوم کی دعوت پر پچاس روپے مشاہرہ پر برائے تدریس آئے اور آخر تک نہایت پابندی اخلاص شوق وللہیت کے ساتھ پڑھاتے رہے شادی نہیں کی تھی اپنی آمدنی نادار طلبہ ہی پر خرچ کرتے یا اپنی بوڑھی والدہ کی خدمت پر' دارالعلوم کیلئے اپنے احباب سے مالی امداد بھی فراہم کرتے۔ ۱۳۷۴ھ میں حج کو روانہ ہوئے پچھلے سال بھی کوشش کی مگر داعی اجل نے انہیں اس سال تک موخر کردیا طلبہ نے بڑی محبت سے رخصت کیا۔ حضرت والد ماجد مدظلہ نے فضیلت حج پر تقریر کی اور ان سے دعا کی خواہش ظاہر کی' کسے معلوم تھا کہ یہ ہمیشہ کیلئے الوداعی تقریب ہے۔ ۱۹ راگست کو والد ماجد کو حجاز سے وفات کی اطلاع آئی دارالعلوم میں

ہر شخص پر سکتہ طاری ہوا۔ظہر کے بعد عظیم الشان تعزیتی جلسہ ہوا حضرت نے دو گھنٹہ تعزیتی تقریر کی آہ و بکا سے آپ کیلئے حاضرین نے دعا کی پورے سرحد کے مدارس میں تعزیتی جلسے اور ایصال ثواب کا اہتمام ہوا۔مرحوم میرے بھی معقولات کی کئی کتابوں کے استاذ تھے۔فرحمہ اللہ۔منیٰ کے میدان جمرات میں ابلیس خبیث کو کنکر مارتے ہوئے محبوب حقیقی کا وصال ان کے خواب کی تعبیر بنا۔

کچھ دن بعد حاجی ہدایت اللہ صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اکوڑہ تشریف لائے' جو کیم ستمبر کو حج سے واپس ہوئے تھے' انہوں نے مولانا شالفین صاحب کی وفات کے واقعات بیان کئے اور فرمایا وفات والی رات انہوں نے خواب سنایا کہ ایک نورانی بقعہ ہے اور شعلے انوار کے اس سے بھڑک رہے ہیں اور نبی کریم ﷺ مجھے فرما رہے ہیں کہ سید احمد اس میں کود جاؤ چنانچہ میں اس میں کود پڑا۔جب اٹھ کر قصہ ہمیں سنایا تو ہم نے پوچھا کہ واپس نکل آئے یا اس نور میں رہ گئے۔ فرمایا نہیں اسی میں رہ گیا اور فرمایا منیٰ میں رہوں گا' میری مٹی منیٰ کی ہے۔(اپنی وفات کی طرف اشارہ تھا)

دارالعلوم کی نئی تعمیر کے لئے ایک لاکھ اینٹ کا جمع ہونا:

آج عصر کے بعد دارالعلوم کی زیر تعمیر رقبہ کی سیر کے لئے نکلا' پتھر اینٹ وغیرہ جمع کئے جا رہے ہیں' ایک لاکھ اینٹ جمع ہو چکی ہیں **ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم واجعلہ مبارکا ومصدراً لعلومک** راستہ میں ''دیار عرب'' کا مطالعہ بھی جاری رہا۔

واپڈا کی جانب سے دارالعلوم کی نئی تعمیر کو روکنے کا نوٹس:

چونکہ دارالعلوم کے زیر تعمیر رقبہ پر بجلی کی مین لائن گزری ہے' اسلئے بجلی والوں نے ممانعت تعمیر کا نوٹس دیا ہے۔آج ایس ڈی او اور دیگر آفیسروں نے موقع کا معائنہ کیا۔اس مسئلہ کو سلجھانے کیلئے دوڑ دھوپ جاری ہے۔خدایا تو ہی حکیم ہے' نہ معلوم ان ظاہری مشکلات اور گوناگوں موانع میں کیا مصلحتیں مضمر ہوں گی۔**فعل الحکیم لایخلو عن الحکمۃ**

ایکسین واپڈا کی نئی تعمیر رکنے کے حوالے سے والد صاحب سے ملاقات:

آج محکمہ بجلی کے اعلیٰ آفیسر ایکسین صاحب نوشہرہ سے دارالعلوم حقانیہ کے زیر تعمیر رقبہ کے معائنہ کیلئے آئے اس موقع پر انہوں نے مدرسہ تعلیم القرآن کا معائنہ بھی کیا۔بعد میں حضرت والد صاحب سے ملاقات اور دارالعلوم حقانیہ دیکھنے کے لئے مسجد تشریف لائے اس موقع پر گفتگو میں دارالعلوم کے حالات وکوائف زیر بحث رہے' پھر والد صاحب سے زمانہ تعلیم دیوبند اور مدت تدریس وغیرہ پوچھتے رہے' معلوم ہوا کہ وہ آفیسر یوپی کے رہنے والے ہیں ان کے والد ایک زمانہ میں یوپی کے کلکٹر تھے اور دارالعلوم دیوبند بھی اکثر تشریف لاتے تھے' موصوف دارالعلوم سے کافی متاثر ہوئے۔آپ بلند قد بارعب اور باوقار انسان ہیں' شکل وصورت میں دینداری اور شرافت کی جھلک بھی ہے' انہوں نے کہا کہ میں دارالعلوم کے اس کام کو اپنا کام سمجھوں گا' تقریباً نصف گھنٹہ تک نشست رہی پھر مسجد کے ٹیوب ویل

لگانے کی اجازت دلوانے کا بھی کہا ۱۰ بجے ان کی واپسی ہوئی۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس نئی تعمیر کیلئے فراہمی چندہ کے کمیٹیوں کی تشکیل اور نصاب تعلیم و دستور دارالعلوم

(۱۸ر ستمبر ۱۹۵۵ء) دارالعلوم کے مجلس شوریٰ کا اجلاس صبح ۱۰ بجے مولانا میاں مسرت شاہ کاکاخیل کی صدارت میں شروع ہوا۔ ۲ بجے تک اجلاس جاری رہا۔ اجلاس کے قابل ذکر شرکاء میں الحاج شیر افضل خان صاحب بدرشی' غوث محمد خان ڈنگر زئی (آدمزئی) میاں مسرت شاہ کاکاخیل صاحب' میاں خادم شاہ کاکاخیل صاحب' خان محمد اعظم خان صاحب اکوڑہ' میاں مراد گل کاکاخیل صاحب' جناب خلیق صاحب پشاور' محمد اشرف خان صاحب کیمبل پور' خاؤ استاد مردان' یعقوب شاہ بادشاہ مردان' مولانا سعد الدین مردان' مولانا گل بادشاہ صدر جمعیت علماء سرحد' مولانا ایوب جان مہتمم دارالعلوم سرحد' مولانا عبدالحنان جہانگیرہ' ڈاکٹر صاحب شاہ تورڈھیر' مولانا حکیم نورالحق تنگی' مولانا مصطفیٰ مانکی' حاجی عبدالجبار لاہور صوابی' شامل ہیں۔ ۱۴ ممبران کے علاوہ مقامی اراکین نے بھی شرکت کی' اجلاس شعبہ تعلیم القرآن میں منعقد ہوا۔ پرائمری اساتذہ کی طرف سے منظوم و منثور سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ پھر شیخ الحدیث حضرت والد ماجد نے سالانہ رپورٹ سنائی' بجٹ موضوع خاص تھا۔ آپ نے فرمایا کہ دارالعلوم کے خزانہ میں اس سال ۴۶ ہزار روپیہ ہے اور آئندہ سال کے لئے واقعی اخراجات کا تخمینہ ۵۹ ہزار روپیہ ہے۔ بحث و تمحیص کے بعد آئندہ سال کیلئے بجٹ منظور کیا گیا۔ اس کے بعد نئی تعمیر موضوع سخن بنا۔ جس کے لئے دارالعلوم کے خزانہ سے ۱۵ ہزار روپیہ مختص کیا گیا جبکہ باقی اخراجات کیلئے الحاج شیر افضل خان بدرشی کی تجویز پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی' جو مختلف مقامات کے دورے کر کے چندہ فراہم کرے گی۔ خان موصوف اس کے کنوینئر مقرر کیئے گئے۔ دیگر اراکین میں خان عبدالحق صاحب شیدو' خان اعظم خان صاحب اکوڑہ' مولانا مسرت شاہ کاکاخیل صاحب' میاں اکرم شاہ صاحب کاکاخیل وغیرہ کا تقرر رہوا۔ صوابی کے علاقہ کیلئے ڈاکٹر صاحب شاہ کی تحریک پر بھی ایک کمیٹی اور مردان کے علاقہ کے لئے مولانا سید گل بادشاہ صاحب طورو اور مولانا سعد الدین صاحب مردان وغیرہ پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اجلاس میں مدرسین کی سالانہ گریڈ بندی بھی زیر بحث آئی۔ مدرسین دارالعلوم کی طرف سے ایک عریضہ کے ذریعہ مطالبات بھی سامنے آئے۔ اس ضمن میں درجہ اوٹی اوسط پھر ادنیٰ کے اعتبار سے ۲۔۳۔۴ تک گریڈ بندی ہوئی۔ فیملی الاؤنس بڑھا کر ۱۰ کی بجائے ۱۵ کیا گیا۔ دارالعلوم کو رجسٹرڈ کرنے کا فیصلہ بھی ہوا۔ جس کے تحت چندہ دہندگان کے رقوم انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہوں گی۔ مقدمہ بجلی کے حوالہ سے معمولی خرچ کرنے کی اجازت دی گئی۔ تعمیر وغیرہ کے انتظامات کے لئے خان شیر افضل خان صاحب اور خان اعظم خان صاحب اکوڑہ مقرر ہوئے۔ دارالعلوم کا دستور بھی زیر بحث آیا۔ جس کے بعد اسے سلیکٹ کمیٹی مشتمل بر مولانا گل بادشاہ' مولانا ایوب جان بنوری اور قاضی عبدالسلام نوشہرہ وغیرہ کو غور و فکر کے لئے سپرد کر دیا گیا۔ مولانا گل بادشاہ نے نصاب تعلیم میں ترمیم و اصلاح سے متعلق ایک بل پیش کیا' جس کے اہمیت کے بارے میں دیر تک وہ اراکین کو سمجھاتے رہے۔ والد صاحب نے اس بل کے بارے میں کہا کہ اس کو بھی دستوری کمیٹی کے سپرد کیا جائے تا کہ غور و حوض کر کے

اور بوقت ضرورت دیگر علماء و مہتممین مدراس عربیہ کو بلاکران سے بھی رائے لی جائے۔

دیگر انتظامی امور بھی اجلاس میں زیر بحث رہے۔ دو بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد معزز اراکین نے طعام تناول کیا۔ نماز کے بعد بھی کافی دیر تک آپس میں گفتگو کرتے رہے۔ بارش کی وجہ سے ان کے جانے میں تاخیر ہوئی۔

شالفین صاحب حقؒ کی تعزیت:

بعد از نماز جمعہ حاجی ہدایت اللہ صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اکوڑہ خٹک حالاً امان گڑھ ہائی اسکول دیگر اساتذہ کے ہمراہ آئے۔ موصوف نے یکم ستمبر کو حج سے واپسی فرمائی۔ اوراب حضرت شالفین صاحب حق کی فاتحہ خوانی و دعا کے لئے آئے تھے۔ دیر تک شالفین صاحب حق کے احوال واقعات بیان کرتے رہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے کہا کہ ان کے حج کے دیگر ساتھی پرسوں واپس ہو جائیں گے۔ (۲۳ر ستمبر)

دارالعلوم کی برلب سڑک نئی تعمیر کا نقشہ اور خاکہ کھینچنا:

عصر کے بعد بدرشی کے شیر افضل خان صاحب اور خان اعظم خان صاحب اکوڑہ دارالعلوم کی زیر تعمیر عمارت کے نقشے لینے کے لئے تشریف لائے۔ والد ماجد اور دیگر اراکین بھی ساتھ نئی اراضی پر تشریف لے گئے۔ شام تک بحث وتمحیص جاری رہی کل یہ لوگ دوبارہ آئیں گے اور ماہر تعمیرات انجینئر سے تعمیر کا خاکہ کھنچوائیں گے۔

دارالعلوم کی جدید تعمیر کے لئے نقشہ کی تیاری اور مشاورت

نماز جمعہ کے بعد والد صاحب اور خان اعظم خان صاحب، شیر افضل خان صاحب و اراکین مدرسہ دارالعلوم کے نئے اراضی گئے، (موجودہ دارالعلوم) جہاں نقشہ بنانے کے لئے چند مستری بھی لائے گئے تھے، ضروریات پر غور وحوض کے بعد نقشہ تیار کرنے کے لئے ایک ماہر تعمیرات کے حوالہ کیا گیا۔ (۳۰ ستمبر)

فضلاء دارالعلوم کی آمد: دارالعلوم کے فضلاء مولوی حبیب اللہ صاحب آف تنگی اور مولوی فضل منان صاحب آف عمرزئی تشریف لائے، شام کو ان سے ملاقات ہوئی۔

۱۵راکتوبر: زیارت کاکا صاحب کے میاں اکرم شاہ کاکاخیل تشریف لائے، والد صاحب سے ملاقات کی، مختلف امور پر گفتگو ہوئی اپنے چھوٹے لڑکے مختیار عالم شاہ کو دارالعلوم میں داخل کرنے کا ارادہ ہے، اس سلسلے میں بھی مشورہ کیا۔

ربیع الاول میں تشہیر دارالعلوم وحصول چندہ کے لئے سالانہ ہفتہ تبلیغ

۲۳راکتوبر ۱۹۵۵ء۔ ۵ر ربیع الاول:

چونکہ تاسیس دارالعلوم سے طلباء دارالعلوم ربیع الاول میں ایک ہفتہ تبلیغ کا مناتے ہیں۔ جسکے دوران بڑا مقصود تشہیر دارالعلوم اور حصول چندہ ہوتا ہے، بناء بریں اس دفعہ بھی کل سے آئندہ پیر تک تعطیل رہے گا۔ طلباء صوبہ کے مختلف اطراف میں پھیل گئے۔ (یہ سلسلہ ابتدائی دو چار سالوں میں تھا اور بعد میں روک دیا گیا۔ مرتب)

تعمیر دارالعلوم وحصول چندہ کیلئے اراکین کی مساعی جمیلہ اور شیخ میاں صاحب کا دارالحدیث کی تعمیر اپنے ذمہ لینا

دارالعلوم حقانیہ کے اراکین خان اعظم خان‘ الحاج خان شیر افضل خان آف بدرشی‘ میاں مسرت شاہ‘ میاں اکرم شاہ‘ میاں رسول شاہ‘ میاں میر احد گل عرف شیخ میاں صاحب‘ میاں غلام سرور شاہ‘ خان غوث محمد خان آف آدم زئی‘ حاجی یوسف‘ حافظ نور بادشاہ‘ حاجی رحمان الدین اور ملک امر الٰہی صاحبان تعمیر کے لئے حصول چندہ کی غرض سے بدرشی میں خان شیر افضل خان صاحب کے ہاں جمع ہوئے‘ آپس میں بھی چندہ کیا اور دیگر علاقوں مانکی اور شیدو وغیرہ بھی گئے۔ کُل چندہ 21 ہزار جمع ہوا‘ شیخ میاں صاحب نے دارالحدیث (قدیم) کی تعمیر کے اخراجات اپنے ذمہ لئے‘ جزاهم الله تعالیٰ عنا وعن جميع المسلمين شام کی نماز اراکین نے شیدو سے واپسی پر ارض مقدسہ دارالعلوم میں پڑھی‘ مغرب کے بعد یہ وفد نوشہرہ ایک شخص سے ملنے گیا۔

دارالعلوم کی بنیادوں کی تکمیل اور دیواروں کی چنائی کا آغاز:

۲۶ اکتوبر ۵۵ء دارالعلوم میں تعمیری کام بڑے پیمانہ پر شروع ہے‘ آج دارالتدریس کی بنیادوں کا کام مکمل ہوا کل اینٹوں کی چنائی مٹی کے ساتھ شروع ہوجائے گی۔

دارالعلوم کے استاد میاں محمد فیاض کی دوسری شادی: ۷ نومبر ۱۹۵۵ء: سات دنوں کے بعد ڈائری لکھ رہا ہوں‘ تسلسل نہیں رہا۔ ہفتہ کے دن (تعطیل کے بعد) باقاعدہ اسباق شروع ہوئے۔ پچھلے ہفتہ میں پیر کے دن (۳۱ اکتوبر ۱۹۵۵) یہاں (میاں) محمد فیاض صاحب مدظلہ (موصوف دارالعلوم کے ابتدائی اساتذہ میں سے تھے) دوسری شادی ہوئی (بارات لینے) ہوتی مردان کے مضافات میں گئے‘ والد صاحب بھی تھے‘ جمعہ کے دن (۴ نومبر) میاں مسرت شاہ کاکاخیل اپنے دیگر رفقاء کے ساتھ تشریف لائے‘ دن بھر یہاں رہے‘ نماز جمعہ بھی یہیں پڑھی۔

دارالحدیث کے سامنے گیلری نما کمرہ بنانے کی تجویز: ہفتہ کے دن جناب شیر افضل خان تعمیر دارالعلوم کے معائنہ کی غرض تشریف لائے‘ دو تین گھنٹہ یہیں رہے۔ دارالحدیث کے سامنے برآمدے کے اوپر کمرہ بنانے کی تجویز دی‘ جو بوقت ضرورت دارالحدیث کے ساتھ گیلری اور تقریر سننے والوں کیلئے استعمال ہوگا‘ بڑی دلچسپی اور شوق سے کام کررہے ہیں‘ جزاهم الله احسن الجزاء

ملکی وعالمی واقعات

کوئٹہ میں زلزلہ۔ پوپلزئی کی رہائی اور ترکی کے صدر کی آمد:

کوئٹہ میں رات ۳ بجے شدید زلزلہ آیا جس میں ۷ افراد ہلاک اور سینکڑوں مکانات منہدم ہوگئے۔ مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی وغیرہ رہا ہوگئے۔ اور ترکی کے صدر جلال بابا کراچی پہنچے۔ (۱۹۔۲۰ فروری ۵۵)

شیخ الادب مولانا اعزاز علی کی وفات: دیوبند میں حضرت شیخ الحدیث والتفسیر امام الادب والفقہ فخر الاماثل قدوۃ

اسلاف حضرت العلامہ الحاج الحافظ المولانا اعزاز علی امروہوی انتقال فرما گئے ۔انا للہ و انا الیہ راجعون فرحمہ اللہ العلی العظیم یوم تبیض وجوہ واجعل الجنہ مثواہ

ماکنت احسب قبل دفنك فی الثری ان الکواکب فی التراب تغیب

آپ والد ماجد کے استاد تھے' اور مشفق ومہربان آپ کی شفقت دوستی کی حد تک پہونچی تھی' افسوس کہ اس گوہر بے بہا' لعل گرانمایہ اور درخشندہ ستارے سے ہماری دنیا خالی ہوگئی۔ فالی اللہ المشتکی والیہ ماب (۸ مارچ ۵۵)

کتاب الروح اور حکیم عبدالرشید محمود کے مکتوبات ثلاثہ کا مطالعہ

۱۹ ستمبر ۵۵ یکم صفر ۱۳۵۵ھ: مردان کے مولانا سعد الدین کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی' ان کے پاس علامہ ابن قیمؒ کی کتاب الروح'' دیکھی۔ میں نے ان سے اس کتاب کے مطالعہ کی خواہش ظاہر کی تو فرمایا کہ میں اسے پڑھنے کے بعد بھیج دوں گا۔ ۹ بجے ان کی واپسی ہوئی دیگر مہمانان شوریٰ بھی آج رخصت ہو چلے۔ حکیم عبدالرشید محمود صاحب کے مکتوبات ثلاثہ جماعت اسلامی کے متعلق پڑھنے کا موقع ملا۔ کتاب علمی واخلاقی بلندی و برتری کا بہترین نمونہ ہے۔

۲۰ ستمبر: آئندہ ہفتہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں۔ امتحانی شیڈول لگا دیا گیا ہے۔ میرزاہد صدرا شرح عقائد کا امتحان تحریری ہونے کا اعلان لگا۔ لیکن حضرت الاستاد مولانا مفتی محمد یوسف صاحب نے میری خواہش پر میرزاہد اور شرح عقائد تقریری کر دیا۔

فلسفیانہ موشگافیاں: صدرا اور میرزاہد کے دروس امتحان کی تیاری کیلئے روک دئے گئے۔ شرح عقائد میں آج کل تقدیر' جبر واختیار کا معرکۃ الاراء ومحیر العقول مسئلہ زیر بحث ہے۔ اطمینان وسیری تشنگی نہیں ہوئی' حضرت الاستاد نے آج جوش وجذبہ کے ساتھ درس دیا' جس میں تصوف کا پہلو نمایاں تھا' مولانا رومؒ کے اشعار بھی سنائے موضوع سے کچھ دور نکل گئے۔ شاید آگے تشفی ہو جائے کاش اس فلسفیانہ موشگافیوں کو ختم کر دیا جائے۔ موجودہ دور میں ان لایعنی مباحث سے کیا حاصل؟ آج خواہ مخواہ تین چار جھگڑے متجددین کی وجہ سے بھی مول لینے پڑے۔ خداوند کریم صحیح راستہ دکھلائے۔

البعث الاسلامی کے اجراء کی خبر اور مولانا ابوالحسن علی ندوی کے ساتھ عقیدت:

لکھنؤ سے الفرقان رسالہ آج مل گیا' مضامین بہترین ہیں اس میں ہندوستان سے مولانا ابوالحسن علی ندوی کی سرپرستی میں ایک عربی رسالہ ''البعث الاسلامی'' نکلنے کی خوشخبری بھی ہے۔ یکم اکتوبر کو یہ رسالہ لکھنو سے نکلے گا' عربی ادب کے ساتھ دلچسپی وشوق کی وجہ سے آج ہی وی پی بھیجنے کے لئے ادارہ کے نام خط لکھ دیا ہے تاکہ رسالہ جاری ہو جائے اس رسالہ کی خوبی اور کامیابی کیلئے میں مولانا ندوی کا نام ہی ضمانت سمجھتا ہوں۔ (۲۱ ستمبر)

الفلاح کے دوبارہ اشاعت کا آغاز اور انجام اخبار کا اجراء

الفلاح اخبار جو کہ خان عبدالغفار کی گرفتاری کے بعد بند ہو گیا تھا۔ دو دن بعد دوبارہ شائع ہونا شروع ہوا'

کوئی خاص خبر نہیں ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پشاور سے اجمل خٹک کی ادارت میں ایک روزنامہ انجام نکلنے والا ہے۔ امید ہے کہ دارالعلوم کے تعارف کیلئے اچھا ذریعہ ہوگا۔ کل امتحانات بھی شروع ہو رہے ہیں۔ خداوند کریم بلا محنت کامیاب فرمائے۔ آمین۔

ون یونٹ کے بارے میں جلسہ

کل بدھ کے روز حکومت کی طرف سے ون یونٹ کی حمایت میں پیر معصوم شاہ وزیر ترقیات سرحد نے یہاں جلسہ وتقریر کی۔ لیکن لوگوں نے کوئی خاص دلچسپی نہ لی۔

انٹی ون یونٹ پر سرخ پوشوں کا جلسہ:

ظہر کے بعد سرخ پوشوں کی طرف سے انٹی ون یونٹ کے سلسلہ میں جلسہ ہوا۔ خان امیر محمد خان، خان عبدالولی خان، اور ارباب عبدالغفور خان خلیل نے تقریریں کیں، جلسہ میں لوگوں کی کثرت تھی۔ (۳۰ ستمبر)

سیلاب کی تباہ کاری:

پنجاب میں شدید سیلاب آیا ہے، اخبارات اور ریڈیو میں یہ خبر نشر ہوئی کہ لاہور کا بہت بڑا حصہ زیر آب آیا، سیالکوٹ ملتان وغیرہ کے علاقے بھی اکثر سیلاب کی تباہی سے دوچار ہیں۔ شامت اعمال ہے خداوند تعالیٰ رحم فرمائے۔ امین

ون یونٹ کی تشکیل: آج ون یونٹ کی آخرکار تشکیل ہوگئی اور حلف وفاداری لی گئی۔ (۱۶؍۱ اکتوبر ؍ اتوار)

قاری سعید الرحمٰن کا سفر ہند اور قاری عبدالمالک سے استفادہ:

۲؍ ستمبر برادرم سعید مدظلہ (قاری سعید الرحمان مرحوم جامعہ اسلامیہ پنڈی) بخیر و عافیت لاہور سے واپس ہوئے۔ انہوں نے ایام تعطیلات میں ہندوستان جاکر (دارالعلوم) دیوبند (مظاہر العلوم سہارنپور) خانقاہ تھانہ بھون اور گنگوہ میں حاضری دی، لاہور میں قیام کے دوران قاری عبدالمالک صاحب سے علم قرأت میں بھی استفادہ کیا۔

شیخ الحدیثؒ کا سائل کو جواب: قربانی کا کفارہ اور مسافر و حاجی پر قربانی کا حکم:

کسی سائل کے جواب میں والد ماجد نے فرمایا قربانی کا وقت خاص (متعین) ہے، وقت گزر جانے کے بعد اس کا کفارہ رقم کی شکل میں تخمینہ لگا کر دیا جائے، سفر کے دوران مسافر پر قربانی نہیں، اگر کسی نے پھر بھی کی تو ثواب مل جائے گا لیکن لازم نہیں یہ رخصت اختیاری ہے۔ اور ایک رخصت اسقاط ہوتا ہے، مثلاً صلوۃ قصر اگر کسی نے یہ نہیں کیا تو گناہ ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے، کوئی حاکم کسی رعیت کو تحفہ دے اور وہ قبول کرنے میں پس وپیش کرے تو یہ باعث عتاب ہوتا ہے، حج کی قربانی (مفرد نے) کی تو فبھا (اچھی بات ہے) ورنہ تو (نہ کرنے پر) فلا باس بہ (کوئی گناہ نہیں) اگر حاجی قارن و متمتع ہو تو پھر اس پر فضل خداوندی کے طفیل قربانی (دم شکر) واجب ہے

(ذی قعدہ ۱۳۷۴ھ جولائی ۱۹۵۵ء)